شذرات

گذشتہ ماہ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے اراکین سے جو سلوک کیا گیا وہ افسوسناک بھی ہے اور المناک بھی! .... اور ساتھ ہی ساتھ چوتھی ترمیم کے ذریعے آئین اور دستور کا حلیہ جس بری طرح بگاڑا گیا وہ بھی پاکستان کی تاریخ میں ایک عظیم المیے سے کم حیثیت نہیں رکھتا ـــ اس کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ چھ آرڈیننسوں کے ذریعے عدلیہ کو جس طرح پابند اور شہری آزادیوں کو جس طرح محدود کیا گیا، اس نے تو گویا پچھلے تمام سانحوں کو بھلا کر رکھ دیا۔

ہم نہیں سمجھتے کہ برسر اقتدار طبقہ اس ملک میں کن روایات کو فروغ اور کن اقدار کی پرداخت کرنا چاہتا ہے، کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ ناروا پابندیاں اور بے جا ضابطے، نفرت بڑھاتی اور آخرکار سرکشی جو بغاوت کا روپ دھار کر نہ ملک کے لئے، نہ ملت کے لئے اور نہ ہی صاحبانِ اقتدار کے لئے سودمند اور فائدہ بخش ہوتی ہے۔

کسی بھی آزاد معاشرے کو اس وقت تک آزاد نہیں کہا جا سکتا، جب تک اس میں اپنے ضمیر اور اپنے دل کی بات کہنے اور لکھنے کی آزادی نہ ہو۔ بلکہ اس سے بھی آگے اسے وہاں کے ادارہ ہائے انصاف کی طرف سے اس کا تحفظ بھی حاصل نہ ہو کہ اگر کوئی ادارہ یا ایجنسی اسے دل کی بات کہنے سے روکے یا ضمیر کی رائے کے اظہار سے باز رکھے تو وہ انصاف کے ادارے ان کی روک کو کاٹ سکیں اور ان کی پابندیوں کو توڑ سکیں۔

بدقسمتی سے وطنِ عزیز کے موجودہ اربابِ بست و کشاد نہ صرف تقریر و تحریر کی آزادی کو سلب کئے ہوئے ہیں بلکہ ان اداروں کے اختیارات کو بھی محدود کرنے کے درپے ہیں جو لوگوں کی آزادی کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں حاکموں کے بے لگام اقتدار اور اقتدار کی بے لگام خواہشات سے محفوظ کرتے ہیں۔

تاریخ عالم اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے ہی عوام پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھاتے اور انہیں اپنے جبر و تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، وہ آخر کار خود اپنے ہی عوام کے غیظ و غضب کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ دور کیوں جائیے، مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) کے قریبی دور کے حالات اس بات کے گواہ ہیں کہ وہی مجیب جو کبھی بنگلہ بدھو اور بنگال کا نجات دہندہ سمجھا جاتا تھا اور لوگ اس سے ستارۂ صبح کی طرح محبت کرتے تھے اور اس پر جان چھڑکتے تھے، لوگوں کی آزادیاں سلب کرنے کے نتیجہ میں اس درجہ معتوب اور مغضوب ہوا کہ لوگ صرف اس ستارۂ صبح کو ہی ستارۂ نحوست سمجھنے لگے بلکہ اس کے پورے خاندان کو انہوں نے اپنے مقدر کے لئے منحوس جانا، اور تب تک دم نہ لیا، جب تک اسے اس کے پورے خاندان سمیت غروب نہ کر لیا۔

کیا اس میں صاحبانِ بصیرت کے لئے عبرت کے سامان نہیں! لیکن افسوس تو یہ ہے کہ بصیرت تو بڑی بات لوگوں میں بصارت بھی نہیں رہی اور وہ مسلسل ایسے تجربوں میں مشغول و مصروف ہیں جن کا نتیجہ ملک و ملت کی تباہی اور خود اپنی بربادی کے علاوہ کچھ بھی نہیں!

اور تعجب بالائے تعجب کہ آدمی اپنے اقتدار اور اپنے اختیار کے لئے اپنے ہم مذہبوں اور اپنے ہم قوموں پر کیا کچھ ستم نہیں توڑتا اور اس اقتدار کے لئے جس کو کبھی بھی بقا اور دوام نہیں کہ اقتدار ڈھلتی ہوئی چھاؤں کا دوسرا نام ہے۔ اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ جائے تو شاید اس کے ذہن اور اس کے اطوار بدل جائیں، لیکن نشہ اور مستی اسے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے بے بہرہ بنا دیتی ہے۔

ہم کہ اس وطنِ عزیز کو ایک انتہائی مقدس اور محترم حیثیت کا حامل سمجھتے ہیں، اس لئے ان باتوں پر تڑپنے اور بے چین ہوتے ہیں کہ ان سے اس دلیس کی زندگی مجروح ہوتی اور اس کی بقا متاثر ہوتی ہے ـــــ خدا ہمیں ان حقیقتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!